فصل: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

اور وہ ان لوگوں کے پاس ایسی واضح نشانیاں (آیات) لے کر آتے تھے جو ان کی نبوت پر صریح طور پر دلالت کرتی تھیں— محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ایک ہزار سے بھی زائد ہیں۔ مثلاً چاند کا شق ہو جانا اور اس کے علاوہ دیگر بے شمار نشانیاں (معجزات)۔ اسی طرح قرآنِ مجید—جو اپنی ذات میں ایک عظیم معجزہ ہے۔ اسی طرح آپ سے پہلے اہلِ کتاب کی خبریں، اور انبیائے کرام کی طرف سے آپ کی بعثت کی بشارتیں بھی (آپ کے معجزات میں سے ہیں)۔ اور اسی طرح کاہنوں اور غیبی آوازوں کے ذریعے اس کے بارے میں دی جانے والی خبریں بھی (آپ کے معجزات میں شامل ہیں)۔ اور اسی طرح ہاتھی والوں کے واقعے کی مانند وہ عظیم قصہ بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ولادت کے سال ایک نمایاں نشانی بنا دیا۔ وہ تمام عجیب و غیر معمولی واقعات بھی جو آپ کی ولادت کے سال پیش آئے اور جو آپ کی نبوت پر واضح طور پر دلالت کرتے تھے۔ اور اسی طرح آسمان کے غیر معمولی بھر جانے اور اس میں موجود شُہُوب (تارے یا شعلے) کے گرنے کا واقعہ، جن کے ذریعے شیطانوں کو مارا جاتا تھا، جو آپ کی بعثت سے قبل اور بعثت کے بعد کے معمول سے مختلف تھا۔ اور اسی طرح آپ کی وہ خبریں بھی جو غیب کے متعلق تھیں، اور جنہیں کوئی انسان نہیں جان سکتا تھا مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پانے کے ذریعے، بغیر اس کے کہ کوئی دوسرا انسان آپ کو وہ سکھاتا۔

پس آپ نے انہیں ماضی کے امور سے بھی آگاہ کیا، جیسے آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، مسیح، ہود، شعیب، صالح اور دیگر انبیاء کی کہانیاں، اور ساتھ ہی مستقبل کے واقعات کی بھی پیشگوئیاں فرمائیں۔ آپ کی قوم بخوبی جانتی تھی کہ آپ نے اہلِ کتاب سے کوئی علم حاصل نہیں کیا تھا۔ اور نہ ہی کسی اور سے۔ اور مکہ میں اہلِ کتاب کے کسی بھی عالم میں سے کوئی بھی نہیں تھا جس سے آپ نے علم حاصل کیا ہو۔ بلکہ یہ بھی نہیں تھا کہ آپ ان میں سے کسی کے ساتھ ملاقات کرتے ہوں جو عربی زبان جانتا ہو۔ اور یہ بھی نہیں تھا کہ آپ کسی غیر عربی زبان میں مہارت رکھتے ہوں۔ اور یہ بھی نہیں تھا کہ آپ کوئی کتاب لکھتے ہوں۔ اور یہ بھی نہیں تھا کہ آپ کوئی لکھی ہوئی کتاب پڑھتے ہوں۔

آپ نے آپ نے اپنی نبوت سے پہلے کہیں سفر نہیں کیا، سوا دو سفر کے: ایک سفر تو آپ نے بچپن میں کیا، اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ، جن سے آپ کبھی جدا نہ ہوئے۔ آپ نہ تو اہلِ کتاب میں سے کسی کے ساتھ ملاقات کرتے، اور نہ ہی کسی اور کے ساتھ۔ ایک اور سفر بھی تھا جو آپ نے بڑے ہو کر کیا، قریش کے ایک قافلے کے ساتھ، جن سے آپ بھی جدا نہ ہوئے۔ آپ نہ تو اہلِ کتاب کے کسی شخص سے ملاقات کرتے تھے۔ آپ نے اپنے ساتھ موجود لوگوں کو اہلِ کتاب کی طرف سے آپ کی نبوت کے متعلق خبردار کیا، جیسا کہ راہب بحیرہ نے آپ کی نبوت کی خبر دی تھی۔ جو کچھ بھی اس سے ظاہر ہوا جس نے انہیں آپ کی نبوت کی طرف رہنمائی دی۔ چنانچہ اسی وجہ سے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زندگی کا رشتہ آپ سے نبوت سے پہلے ہی جوڑا، اس لیے کہ انہیں آپ کی حالت اور صفات کے بارے میں خبروں کے ذریعے آگاہ کیا گیا تھا۔

یہ امور دوسری جگہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ لیکن یہاں مقصد یہ ہے: یعنی متنبہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار معجزات موجود ہیں۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے پانی کا جاری ہونا، جو ایک ہی مرتبہ نہیں بلکہ متعدد بار ہوا۔ اور جیسے تھوڑے سے کھانے کی کثرت تکمیل، تاکہ بہت لوگ اور جمعیت اسے کھا سکیں۔ اور جیسے تھوڑے سے پانی کی کثرت تکمیل، تاکہ بہت سے لوگ اس سے پی سکیں۔ یہ وہی ہے جو آپ کے لیے اور آپ کی امت کے لیے بارہا پیش آیا، ایسے بے شمار معجزات اور نشانات جو بیان کرنے میں لمبا وقت لگ جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض پیروکاروں کے لیے اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر دیتا تھا، خواہ وہ انسان ہوں یا جانور۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض پیروکار لشکروں کے ساتھ کثیر تعداد میں سمندر پر چلتے تھے، یہاں تک کہ وہ پار ہو کر دوسری جانب جا پہنچتے، ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جنہیں آگ میں ڈالا گیا تھا، پس وہ آگ اس پر ٹھنڈک اور سلامتی کی حالت میں ہو گئی، اور اس طرح کے واقعات بہت کثرت سے پیش آئے۔

لیکن یہاں مقصود یہ ہے کہ قرآنِ کریم میں بعض مقامات پر اس بات کا ذکر آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پچھلے زمانوں کے واقعات کی ایسی تفصیل کے ساتھ خبر دیتے تھے، جسے کوئی اور نہیں جان سکتا، سوائے اس کے کہ وہ نبی ہو، یا پھر وہ جنہیں کسی نبی نے خبر دی تھی، اور ان کی قوم جانتی تھی کہ اس بارے میں اسے کسی بشر نے اطلاع نہیں دی، یہ ان دلائل میں سے ہے جن کے ذریعے ان پر حجت قائم کی گئی، باوجود اس کے کہ ان کی دشمنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت شدید تھی، اور وہ ہر اس چیز کو تلاش کرنے میں لگے رہتے تھے جس کے ذریعے آپ پر اعتراض کر سکیں، پھر بھی وہ ایسا کوئی اعتراض نہ کر سکے جو قابلِ قبول ہوتا، دیگر اقوام کو بھی یہ علم تھا کہ آپ کی قوم، جو آپ کی سخت دشمن تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے میں پوری کوشش کرتی تھی، وہ بھی ایسا کچھ

کہنے پر قادر نہ ہو سکی، بیشک یہ غیبی خبریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بشر نے نہیں سکھائی تھیں، پس تمام مخلوق پر لازم ہو گیا کہ یہ بات مانے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ غیبی خبریں کسی بشر نے نہیں سکھائی تھیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا} [هود: 49] .

(اے محمد) یہ غیب کی خبریں ہیں جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں، اس سے پہلے نہ تو آپ ہی جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم جانتی تھی۔

پس اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ نہ وہ خود اس علم سے واقف تھا اور نہ ہی اس کی قوم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتی تھی، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کے سوا کسی اور سے علم حاصل نہیں کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اپنی قوم سے اور نہ ہی کسی غیر قوم سے علم حاصل کیا تھا، اسی وجہ سے ان میں سے بعض نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے کسی بشر سے علم حاصل کیا ہے، مگر یہ جھوٹ ہر ایک پر ظاہر ہو گیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ - إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ - وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ - قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ - وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ} [النحل: 98 - 103] .

سو جب تو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے۔ اس کا زور ان پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس کا زور تو انہیں پر ہے جو اسے دوست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک مانتے ہیں۔ اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری بدلتے ہیں، اور اللہ خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے تو کہتے ہیں کہ تو بنا لاتا ہے، یہ بات نہیں لیکن اکثر ان میں سے نہیں سمجھتے۔ تو کہہ دے کہ اسے تیرے رب کی طرف سے پاک فرشتے نے سچائی کے ساتھ اتارا ہے تاکہ ایمان والوں کے دل جما دے اور فرمانبرداروں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ اور ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہ کہتے ہیں اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے، حالانکہ جس کی طرف نسبت کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے۔

پس مکّہ میں ایک عجمی (غیر عرب) شخص تھا جو قریش کے بعض لوگوں کا غلام تھا، بعض لوگوں نے یہ دعویٰ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس عجمی غلام سے علم حاصل کرتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ یہ ایک کھلا جھوٹ ہے، وہ ایک عجمی شخص تھا، جو اس قابل ہی نہ تھا کہ اس قرآنِ عربی میں سے ایک کلمہ بھی ادا کر سکے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب تھے، جو عجمی زبانوں میں سے کسی زبان کو نہیں جانتے تھے، پس جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں بات کرے، آپ اس کی بات کو سمجھ نہیں سکتے، وہ شخص عربی زبان میں گفتگو کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا تھا، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیر عربی زبان میں کوئی کلام نہیں سمجھتے تھے، پس اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ} [النحل: 103] .

حالانکہ جس کی طرف نسبت کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے۔

یعنی: وہ اس عجمی شخص کی طرف جھکتے ہیں اور اس کی طرف نسبت کرتے ہیں کہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دی ہے:

{أَعْجَمِيٌّ وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ} [النحل: 103] .

اس کی زبان عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے۔

اسی طرح بعض لوگوں نے قرآن کے بارے میں کہا:

{إِنْ هَذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ} [الفرقان: 4] .

یہ تو محض جھوٹ ہے جسے اس نے بنا لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس میں اس کی مدد کی ہے، پس وہ بڑے ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا - قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا} [الفرقان: 4 - 6] .

پس وہ بڑے ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ پہلوں کی کہانیاں ہیں جنہیں اس نے لکھ رکھا ہے پس وہی اس پر صبح اور شام پڑھی جاتی ہیں۔ کہہ دو کہ اسے تو اس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے، بے شک وہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

پس اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ یہ قول ایک ظاہر اور کھلا جھوٹ ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو بھی معلوم ہے، چہ جائیکہ آپ کے دوستوں پر۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس کام میں آپ کی مدد کرے۔

اور نہ ہی آپ کی قوم میں، اور نہ ہی آپ کے شہر میں کوئی ایسا شخص تھا جو اس درجے کا کلام کر سکے کہ اس کام میں آپ کی مدد کرے۔ پس اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا} [الفرقان: 4] .

پس وہ بڑے ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں۔

پس آپ کے شہر اور قوم کے تمام لوگ، جو آپ کے دشمن تھے، خوب جانتے تھے کہ یہ آپ پر ظلم ہے اور صریح جھوٹ ہے، اسی وجہ سے ان کے عقل مند اور معروف لوگوں میں سے کسی نے یہ بات نہیں کہی، اسی طرح ان کا یہ قول: یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں، جنہیں اس نے لکھوا لیا ہے، پس وہ صبح و شام اس پر پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، پس آپ کی قوم کے وہ لوگ جو آپ کو جھٹلاتے تھے، خوب جانتے تھے کہ آپ کے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو آپ پر کوئی کتاب پڑھ کر سنائے، اللہ تعالیٰ نے ان کے جھوٹ کو ظاہر کرنے کے لیے یہ بیان فرمایا:

{قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ} [الفرقان: 6] .

کہہ دو کہ اسے تو اس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے، بے شک وہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

بیشک قرآن میں ایسے اسرار ہیں جنہیں کوئی بشر نہیں جان سکتا، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ خود اسے آگاہ کرے،بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کے تمام راز جانتا ہے، پھر جب ان کے اس قول کا بطلان ظاہر ہو گیا، پس جب اللہ تعالیٰ نے ان کی نبوت میں قدح کرنے والی بات کو ذکر کیا، چنانچہ فرمایا: انہوں نے کہا

{مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا - أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا} [الفرقان: 7 - 8] .

اور کہتے ہیں اس رسول کو کیا ہو گیا کہ کھانا کھاتا اور بازاروں میں پھرتا ہے، اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا کہ اس کے ساتھ وہ بھی ڈرانے والا ہوتا۔ یا اس کے پاس کوئی خزانہ آجاتا یا اس کے لیے باغ ہوتا جس میں سے کھاتا، اور بے انصافوں نے کہا کہ تم تو بس ایک ایسے شخص کے تابع ہو گئے جس پر جادو کیا گیا ہے۔

یہ تو ان مخالفین کا کلام ہے، جنہوں نے اس پر اعتراض کیا کہ وہ کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے، جہاں کھانے پینے اور پہننے کے سامان بیچے جاتے ہیں، انہوں نے کہا: کیوں نہ اس پر کوئی فرشتہ اتارا گیا، تاکہ وہ اس کے ساتھ مل کر ڈرانے والا ہو، اپھر وہ اس بات سے بے نیاز ہو جائے کہ اس پر کوئی فرشتہ نازل ہو، بلکہ اس کے پاس کوئی خزانہ ہو جس سے وہ خرچ کرے، یا کوئی باغ ہو جس سے وہ کھائے۔ اور ظالموں نے کہا: تم تو محض ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جو جادو زدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا} [الإسراء: 48] .

دیکھ تیرے لیے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں سو گمراہ ہو گئے پھر وہ راستہ نہیں پا سکتے۔

وہ تمہیں جھوٹا، جادو زدہ اور دوسروں سے نقل کرنے والا قرار دیتے ہیں، ان میں سے ہر ایک قول کا جھوٹ ہر اس شخص پر ظاہر ہے جو آپ کو جانتا ہے، پس اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا {فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا} [الإسراء: 48] سو گمراہ ہو گئے پھر وہ راستہ نہیں پا سکتے، اور ضالّ: وہ ہے جو جاہل ہو اور راستے سے ہٹ جانے والا ہو، پس وہ اس راستے پر چلنے کی طاقت نہیں رکھتا جو مقصود تک پہنچا دے، بلکہ ان کی عاجزی اور مناظرے میں بے بسی بالکل ظاہر ہو گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِنْ رَبِّهِ أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَى} [طه: 133] .

اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے پاس اپنے رب سے کوئی نشانی کیوں نہیں لے آتا، کیا ان کے پاس پہلی کتابوں کی شہادت نہیں پہنچی۔

بیشک وہ ان کے پاس پہلی صحیفوں میں جو کچھ تھا، اس کی واضح حقیقت لے کر آیا، جیسے تورات اور انجیل، حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اس نے اہلِ کتاب سے کچھ بھی نہیں لیا، پس جب وہ انہیں ان غیبی باتوں کی خبر دیتا ہے جنہیں کوئی نہیں جان سکتا سوائے نبی کے، یا اس کے جسے نبی نے خبر دی ہو، اور یہ حقیقت باقی امتوں پر بھی بالکل واضح ہو گئی ہے، پس جب اس حال میں کہ اس کی اپنی قوم کے دشمن بھی اور غیر دشمن بھی اس بات کے معترف ہیں کہ وہ کسی ایسے شخص سے نہیں ملا جس نے اسے یہ سب کچھ سکھایا ہو، پس یہ بات تواتر کے ساتھ منقول ہو گئی ہے، یہ ان

باتوں میں سے ہے جن کا اعتراف اس کے مخالفین نے بھی کیا، حالانکہ وہ اس پر طعن کرنے کے لیے پوری کوشش کرتے اگر انہیں کوئی موقع ملتا۔

پس یہ غیب کی خبریں جو پہلے ہی بیان کردی گئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے آپ کی قوم پر حجت قائم ہوگئی، اور ہر اس شخص پر بھی جس تک یہ خبر پہنچی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ پیش آنے والے غیبی امور کی بھی خبر دی، اور انہی خبروں کے ذریعے حجت قائم ہوتی ہے ہر اس شخص پر جو ان خبروں کی تصدیق کو جان لے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

}غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ{ [الروم: 2] .

روم مغلوب ہو گئے۔

پھر فرمایا:

}الم - غُلِبَتِ الرُّومُ - فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ - فِي بِضْعِ سِنِينَ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ - بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ{ [الروم: 1 - 5] .

ال م۔ روم مغلوب ہو گئے۔ نزدیک کے ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے۔ چند ہی سال میں، پہلے اور پچھلے سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں، اور اس دن مسلمان خوش ہوں گے۔ اللہ کی مدد سے، مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے، اور وہ غالب رحم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ - فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا} [البقرة: 23 - 24] .

اور اگر تمہیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو ایک سورت اس جیسی لے آؤ، اور اللہ کے سوا جس قدر تمہارے حمایتی ہوں بلا لو اگر تم سچے ہو۔ بھلا اگر ایسا نہ کر سکو، اور ہرگز نہ کر سکو گے۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ لوگ آئندہ ایسا ہرگز نہ کریں گے، اور معاملہ بالکل ویسا ہی ہوا جیسا کہ آپ نے خبر دی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا} [الإسراء: 88] .

کہہ دو اگر سب آدمی اور سب جن مل کر بھی ایسا قرآن لانا چاہیں تو ایسا نہیں لا سکتے اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار کیوں نہ ہو۔

پس آپ نے خبر دی کہ انسان اور جن قیامت کے دن تک اس بات پر قادر نہ ہوں گے کہ اس قرآن جیسی کوئی چیز لے آئیں، اس خبر کو گزرے ہوئے اب سات سو برس سے بھی زیادہ ہو چکے ہیں، اور انسانوں اور جنوں میں سے کوئی بھی اس بات پر قادر نہ ہو سکا کہ اس قرآن جیسی کوئی چیز لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے بارے میں فرمایا، جب آپ مکہ مکرمہ میں تھے:

{سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ} [القمر: 45] .

عنقریب یہ جماعت بھی شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

اس خبر کی تصدیق بدر کے دن اور دیگر مواقع پر ظاہر ہو گئی، اور اس کے بعد بھی بہت سے برسوں تک یہی حقیقت نمایاں رہی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا} [النور: 55] .

اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ انہیں ضرور ملک کی حکومت عطا کرے گا جیسا کہ ان سے پہلوں کو عطا کی تھی، اور ان کے لیے جس دین کو پسند کیا ہے اسے ضرور مستحکم کر دے گا اور البتہ ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا، بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور جو اس کے بعد ناشکری کرے وہی فاسق ہوں گے۔

معاملہ بالکل ویسا ہی ہوا جیسا اس نے وعدہ فرمایا تھا، اور اس خبر کی تصدیق کئی برسوں بعد ظاہر ہو گئی، اور اسی طرح اس کا فرمان ہے:

{هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا} [الفتح: 28] .

وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے ہر ایک دین پر غالب کرے، اور اللہ کی شہادت کافی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے وہی چیز ظاہر فرما دی جس کے ساتھ اپنے رسول کو بھیجا تھا، نشانیوں، دلائل، قوتِ دست اور نیزے کے ذریعے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ} [آل عمران: 12] .

کافروں کو کہہ دے کہ اب تم مغلوب ہو گئے اور دوزخ کی طرف اکھٹے کیے جاؤ گے، اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

پس معاملہ بالکل ویسا ہی ہوا جیسا انہیں خبر دی گئی تھی؛ وہ دنیا میں مغلوب ہوئے، جیسا کہ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا، یہ بات اس آخری خبر کی تصدیق کرتی ہے، اور وہ یہ ہے کہ وہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

اللہ نے انہیں ایسی تائید و نصرت عطا فرمائی جو عام انسانوں کو نہیں ملتی، بلکہ صرف انبیاء ہی کو حاصل ہوتی ہے، بلکہ صرف انبیاء ہی کو حاصل ہوتی ہے، بلکہ کسی نبی کو بھی وہ تائید نصیب نہیں ہوئی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی، اسی طرح انہیں سب سے بہترین کتاب کے ساتھ، سب سے بہترین امت کی طرف، سب سے بہترین شریعت کے ساتھ مبعوث کیا گیا، اللہ نے انہیں آدم کی اولاد کا سردار بنایا صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس کبھی ایسا نہیں ہوا

کہ کوئی شخص جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرے اور اللہ اس کی جڑ کاٹ نہ دے، اسے ذلیل نہ کرے، اس کے جھوٹ و فسق کو ظاہر نہ کردے۔

جس کسی کو اللہ نے نبوت کے دعوے میں تائید عطا فرمائی، وہ کبھی جھوٹا نہ نکلا بلکہ وہی سچا نبی تھا، جیسا کہ اللہ نے نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، داؤد اور سلیمان علیہم السلام کو تائید بخشی، بلکہ اللہ نے شعیب، ہود اور صالح علیہم السلام کو بھی تائید عطا فرمائی،یقیناً اللہ کی سنت یہ ہے کہ وہ اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی مدد کرتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے، اور حقیقتِ حال بھی یہی ہے، پس جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ کے افعال صرف عادت کے مطابق ہوتے ہیں، تو یہ اللہ کی عادت اور سنت ہے جس کے ذریعے اس کے کام پہچانے جاتے ہیں، جو شخص یہ جانتا ہے کہ اللہ کے افعال اس کی حکمت کے تقاضے کے مطابق ہوتے ہیں، تو وہ خوب سمجھتا ہے کہ کوئی جھوٹا مدعیِ نبوت ایسی تائید نہیں پا سکتا جس کا مقابلہ کسی کے لیے ممکن نہ ہو،اور اسی طرح انبیاء نے ان سے پہلے خبر دی تھی کہ جھوٹا مدعیِ نبوت کا معاملہ اللہ کبھی پورا نہیں کرتا، نہ اسے نصرت دیتا ہے اور نہ اس کی تائید کرتا ہے۔ پس یہ بات ان سب پہلوؤں سے معلوم ہو گئی ہے،اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہم پچھلی امتوں کے ساتھ اس کے کیے ہوئے واقعات سے عبرت حاصل کریں، کہ اس نے انجام ہمیشہ انبیاء اور ان کےپیروکاروں کے لیےبنایاہے،اس نے ان لوگوں سے انتقام لیا جنھوں نے انبیاء کو جھٹلایا اور ان کی نافرمانی کی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ} [غافر: 51] .

ہم اپنے رسولوں اور ایمانداروں کے دنیا کی زندگی میں بھی مددگار ہیں اور اس دن جب کہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ - إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ - وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ} [الصافات: 171 - 173] .

اور ہمارا حکم ہمارے بندوں کے حق میں جو رسول ہیں پہلے سے ہو چکا ہے۔ بے شک وہی مدد دیے جائیں گے۔ اور بے شک ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ} [غافر: 5] .

ان سے پہلے قوم نوح اور ان کے بعد اور فرقے بھی جھٹلا چکے ہیں، اور ہر ایک امت نے اپنے رسول کو پکڑنے کا ارادہ کیا، اور غلط باتوں کے ساتھ بحث کرتے رہے تاکہ اس سے دین حق کو مٹا دیں، پھر ہم نے انھیں پکڑ لیا پھر کیسی سزا ہوئی۔

{وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ - الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ - وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ وَكُذِّبَ مُوسَى فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ - فَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ - أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ} [الحج: 40 - 46] .

وہ لوگ جنہیں ناحق ان کے گھروں سے نکال دیا گیا ہے صرف یہ کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے، اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا تو تکیئے اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھا دی جاتیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی مدد کرے گا، بے شک اللہ زبردست غالب ہے۔ وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کام کا حکم کریں اور برے کاموں سے روکیں، اور ہر کام کا انجام تو اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے۔ اور اگر تمہیں جھٹلائیں تو ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود۔ اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم۔ اور مدین والے اپنے اپنے نبی کو جھٹلا چکے ہیں، اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا پھر میں نے منکروں کو مہلت دی پھر میں نے انہیں پکڑا، پھر میری پکڑ کیسی تھی۔ سو کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کردیں اور وہ گناہ گار تھیں اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں، اور کتنے کنوئیں نکمے اور کتنے پکے محل اجڑے اجڑے پڑے ہیں۔ کیا انہوں نے ملک میں سیر نہیں کی پھر ان کے اَیسے دل ہوجاتے جن سے سمجھتے یا ایسے کان ہو جاتے جن سے سنتے، پس تحقیق بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہو جاتے ہیں۔

}أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ{ [الروم: 9] ثُمَّ }كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوءَى أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ{ [الروم: 10] .

کیا انہوں نے ملک میں پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلوں کا کیسا انجام ہوا، وہ ان سے بھی بڑھ کر قوت والے تھے اور انہوں نے زمین کو جوتا تھا اور ان لوگوں سے بہت زیادہ آباد کیا تھا اور ان کے پاس ان کے رسول معجزات لے کر

بھی آئے تھے، پھر اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہی اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے۔ پھر برا کرنے والوں کا انجام بھی برا ہی ہوا اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان کی ہنسی اڑاتے رہے۔

{مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ - كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ} [غافر: 4 - 5] .

اللہ کی آیتوں میں نہیں جھگڑتے مگر وہ لوگ جو کافر ہیں پس ان کا شہروں میں چلنا پھرنا آپ کو دھوکا نہ دے۔ ان سے پہلے قوم نوح اور ان کے بعد اور فرقے بھی جھٹلا چکے ہیں، اور ہر ایک امت نے اپنے رسول کو پکڑنے کا ارادہ کیا، اور غلط باتوں کے ساتھ بحث کرتے رہے تاکہ اس سے دین حق کو مٹا دیں، پھر ہم نے انھیں پکڑ لیا پھر کیسی سزا ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ - ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ} [غافر: 21 - 22] .

کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھتے ان لوگوں کا انجام کیسا تھا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں، وہ قوت میں ان سے بڑھ کر تھے اور زمین میں آثار کے اعتبار سے بھی پھر اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب سے پکڑ لیا، اور ان کے لیے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ تھا۔ یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آتے تھے تو وہ انکار کرتے تھے پس انہیں اللہ نے پکڑ لیا، بے شک وہ بڑا قوت والا سخت عذاب دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ - فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ - فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ} [غافر: 82 - 85] .

پس کیا انہوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیا انجام ہوا، وہ لوگ ان سے زیادہ تھے اور قوت اور نشانوں میں (بھی) جو کہ زمین پر چھوڑ گئے ہیں بڑھے ہوئے تھے پس ان کے نہ کام آیا جو کچھ وہ کماتے تھے۔ پس جب ان کے رسول ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو وہ اپنے علم و دانش پر اترانے لگے اور جس پر وہ ہنسی کرتے تھے وہ ان پر الٹ پڑا۔ پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے جو ایک ہے اور ہم نے ان چیزوں کا انکار کیا جنہیں ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے۔ پس انہیں ان کے ایمان نے نفع نہ دیا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا، یہ سنت الٰہی ہے جو اس کے بندوں میں گزر چکی ہے، اور اس وقت کافر خسارہ میں رہ گئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ} [ص: 12]

ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور میخوں والا فرعون۔ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والے بھی جھٹلا چکے ہیں، یہی وہ لشکر ہیں۔ ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تھا پس میرا عذاب آموجود ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنَ الرَّحْمَنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ} [الشعراء: 5] .

اور ان کے پاس رحمان کی طرف سے کوئی نئی بات نصیحت کی ایسی نہیں آئی کہ وہ اس سے منہ نہ موڑ لیتے ہوں۔ سو یہ جھٹلا تو چکے اب ان کے پاس اس چیز کی حقیقت آئے گی جس پر ٹھٹھا کیا کرتے تھے۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ جن لوگوں نے آپ کی تکذیب کی اور قرآنِ مجید کا تمسخر اُڑایا، عنقریب مستقبل میں اُن پر اسی قرآن کی خبریں ظاہر ہو کر رہیں گی۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ جو کچھ آپ انہیں بتا رہے ہیں وہ سراسر حق ہے، اس کی سچائی کا ثبوت خود اس طرح ظاہر ہوگا کہ واقعہ عین اسی کے مطابق رونما ہوگا جس طرح اس کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ معاملہ فی الواقع ایسا ہی پیش آیا:

{سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ} [فصلت: 53] .

عنقریب ہم اپنی نشانیاں انہیں کائنات میں دکھائیں گے اور خود ان کے نفس میں یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہی حق ہے، کیا ان کے رب کی یہ بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں عنقریب خود اُن کے اپنے وجود میں اور آفاقِ عالم میں ایسی نشانیاں دکھائے گا جو اس امر کو بالکل واضح کر دیں گی کہ قرآن حق ہے؛ اس طرح کہ وہ اپنی آنکھوں سے اُن امور کو اسی طرح واقع ہوتا دیکھ لیں گے جس طرح قرآن نے اُن کی خبر دی تھی، پھر فرمایا:

{أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ} [فصلت: 53] .

کیا ان کے رب کی یہ بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

پس بے شک قرآن کے حق ہونے پر روشن نشانیوں اور واضح دلائل کے ذریعے بھی گواہی قائم ہو سکتی ہے؛ وہ دلائل جو اس کی صداقت پر صریح دلالت کرتے ہیں، اور جن کی حقیقت اس طرح منکشف ہوتی ہے کہ خود ربِ تعالیٰ اس کے حق ہونے کی شہادت دیتا ہے۔پس جب یہ حاضر و موجود شہادت میسر ہو تو آئندہ ظاہر ہونے والی نشانیوں کے انتظار کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ - وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ - وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ - وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ - حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ} [القمر: 1 - 5] .

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھ لیں تو اس سے منہ موڑ لیں اور کہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا جادو ہے۔ اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی، اور ہر بات کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور ان کے پاس وہ خبریں آچکی ہیں جن میں کافی تنبیہ ہے۔ اور پوری دانائی بھی ہے پر ان کو ڈرانے والوں سے فائدہ نہیں پہنچا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قریب آجانے اور چاند کے شق ہو جانے کی خبر دی، اور چاند کا شق ہو جانا ایسا واقعہ تھا جسے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور براہِ راست مشاہدہ کیا، اور اس کے بارے میں خبریں اس کثرت سے منقول ہوئیں کہ وہ درجۂ تواتر کو پہنچ گئیں، نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اجتماعات میں، جیسے جمعہ اور عیدین کے مواقع پر، اس سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے؛ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس سورت میں مذکور آیاتِ نبوت، اُن کے دلائل اور سامانِ عبرت سنا دیں، تمام لوگ اس بات کو تسلیم کرتے تھے اور کوئی اسے

نہیں جھٹلاتا تھا، لہٰذا معلوم ہوا کہ چاند کے شق ہو جانے کا واقعہ عام لوگوں کے نزدیک معروف تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء اور اُن کے تکذیب کرنے والوں کے حالات بیان کیے، اور فرمایا:

{ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ - فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ - فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ - وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ - وَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ - تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ - وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} [القمر: 9 - 15] .

ان سے پہلے قوم نوح نے بھی جھٹلایا تھا پس انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا دیوانہ ہے اور اسے جھڑک دیا گیا۔ پھر نوح نے اپنے رب کو پکارا کہ میں تو مغلوب ہوگیا تو میری مدد کر۔ پھر ہم نے موسلا دھار پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیے۔ اور ہم نے زمین سے چشمے جاری کر دیے پھر جہاں تک پانی کا چڑھاؤ چڑھنا ٹھہر چکا تھا چڑھ آیا۔ اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کیا۔ جو ہماری عنایت سے چلتی تھی، یہ اس کا بدلہ تھا جس کا انکار کیا گیا تھا۔ اور ہم نے اس کو ایک نشان بنا کر چھوڑ دیا پس کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نبی نوح کے ساتھ ان کے قوم کے حالات کی نشان دہی کے لیے کشتیوں کو معجزہ کے طور پر باقی رکھا گیا، پھر فرمایا: تو پھر میرا عذاب کیسا ہوا ان لوگوں کے لیے جنہوں نے میری تکذیب کی اور میری نصیحتوں کو جھٹلایا؟ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاد، ثمود، لوط اور دیگر انبیاء کے قصے بیان کیے، آپ ہر قصے کے بعد یوں فرماتے ہیں: تو پھر میرا عذاب اور میری تنبیہ کیسی تھی؟ اور میری یہ تنبیہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ذریعے لوگوں تک پہنچائی، تاکہ وہ خبردار ہوں، اور دیکھو کہ جو لوگ تنبیہ کے باوجود حق کو نہ مانے، ان کے لیے سزا کیسی واقع ہوئی۔

انذار: سے مراد وہ ہے جو خوف سے آگاہ کرے، پس اس بات سے واضح ہو گیا کہ جو خبر رسولوں نے انذار کے بارے میں دی تھی، وہ بالکل سچ تھی، اور ان کے جھٹلانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا عذاب کتنا شدید تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرعون کا قصہ بیان کیا، اور فرمایا:

{وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ - كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ - أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ - أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ - سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ} [القمر: 41 - 45] .

اور البتہ فرعون کے خاندان کے پاس بھی ڈرانے والے آئے تھے۔ انہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا پھر ہم نے انہیں بڑی زبردست پکڑ سے پکڑا۔ کیا تمہارے منکر ان لوگوں سے اچھے ہیں یا تمہارے لیے کتابوں میں نجات لکھی ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم زبردست جماعت ہیں۔ عنقریب یہ جماعت بھی شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قصے میں لوگوں کے ساتھ پیش آنے والے اس طرح کے مختلف واقعات کا ذکر کیا، اور فرمایا:

{قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَى كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ} [آل عمران: 13] .

تمہارے سامنے ابھی ایک نمونہ دو فوجوں کا گزر چکا ہے جو آپس میں ملیں، ایک فوج اللہ کی راہ میں لڑتی ہے اور دوسری فوج کافروں کی ہے وہ کافر مسلمانوں کو اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے، آنکھوں کے دیکھنے سے اور اللہ جسے چاہے اپنی مدد سے قوت دیتا ہے، اس واقعہ میں دیکھنے والوں کے لیے عبرت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَاأُولِي الْأَبْصَارِ - وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ} [الحشر: 2 - 3] .

وہی ہے جس نے اہلِ کتاب کے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلا لشکر جمع کرنے کے وقت نکال دیا، حالانکہ تمہیں ان کے نکلنے کا گمان بھی نہ تھا، اور وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچا لیں گے پھر اللہ کا عذاب ان پر وہاں سے آیا کہ جہاں کا ان کو گمان بھی نہ تھا، اور ان کے دلوں میں ہیبت ڈال دی، کہ اپنے گھروں کو خود اپنے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اجاڑنے لگے، پس اے آنکھوں والو عبرت حاصل کرو۔ اور اگر اللہ نے ان کے لیے دیس نکالا (جلا وطنی) نہ لکھ دیا ہوتا تو انہیں دنیا ہی میں سزا دیتا، اور آخرت میں تو ان کے لیے آگ کا عذاب ہے۔یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اوراس کے رسول کی مخالفت کی، اور جو اللہ کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

اور اسی نوع کے مضامین قرآنِ مجید میں بکثرت موجود ہیں، جہاں دلائلِ نبوت اور نشان ہائے رسالت کا ذکر مختلف اسالیب سے کیا گیا ہے؛ لیکن یہ مقام اُن کی مفصل توضیح و تفصیل کا نہیں،یہاں مقصود صرف اس نوع کے امور کی جانب توجہ دلانا ہے، بعض اہلِ کتاب یا دوسرے لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون، نمرود، سنحاریب، چنگیز خان اور دیگر کافر بادشاہوں کو اقتدار اور غلبہ عطا کیا تھا، کیونکہ ان میں سے کسی ایک نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں

کیا، اور (یہ بھی واضح ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو اللہ کی عبادت اور اُس کی اطاعت کی طرف دعوت دیں، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جو نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا، برخلاف اس کے جو دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسی مقصد کے لیے بھیجا ہے؛ کیونکہ وہ صرف ایک سچا رسول ہو سکتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے، اسے تقویت عطا کرے، اور اس کے پیروکاروں کی نصرت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ انجامِ کار کو ان کے حق میں قرار دیتا ہے، یا پھر وہ جھوٹا ہو، تو اللہ اس سے انتقام لے گا، اور اللہ اس کی جڑ کاٹ دے گا، اور یہ بات ظاہر ہو جائے گی کہ جو کچھ وہ لے کر آیا ہے، وہ ان نشانیوں اور دلائل میں سے نہیں ہے جو کسی معارضہ کو قبول نہیں کرتے ہیں، بلکہ وہ تو جادوگروں، کاہنوں اور جھوٹوں کی شعبدہ بازیوں کی جنس سے ہیں، جو معارضہ کو قبول کر لیتی ہیں، کیونکہ انبیاء کے معجزات کی خاص بات یہی ہے کہ کوئی بھی شخص ان کے مقابلے میں نہیں آسکتا اور ان کے مانند کچھ پیش نہیں کر سکتا، برخلاف دیگر چیزوں کے، کیونکہ ان کا مقابلہ ممکن ہے اور اس سے ان کی دلیل کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔

مسیح الدجّال: یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرے گا اور اپنے آپ کو الوہیت کا حامل ظاہر کرے گا، اور بعض خارقِ عادت مظاہر دکھائے گا، لیکن بذاتِ خود اس کا دعویٰ الوہیت محال اور بالکل باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجیں گے تاکہ وہ مسیح الدجّال کو قتل کریں اور اس کے جھوٹ کو آشکار کریں، اور اس کے ساتھ ایسے واضح نشانات اور پہلو بھی ہوں جو اس کے دعویٰ کی جھوٹا ہونے کو قطعی طور پر بے نقاب کریں گے:

۱. کہ اس کے آنکھوں کے سامنے لکھا ہوگا: "کافر"، تاکہ اس کی حقیقت ہر نظر کے لیے واضح ہو جائے اور اس کے جھوٹ کا انکشاف ہو۔

۲. کہ وہ ایک آنکھ والا ہوگا، جبکہ اللہ تعالیٰ کبھی بھی آنکھ والا نہیں ہوتا، یعنی اس کی جسمانی حالت بھی اس کے باطنی باطل دعوے کی نشانی ہے۔

۳. کہ کوئی شخص اپنے ربّ کو نہیں دیکھے گا یہاں تک کہ مر جائے، مسیح الدجّال چاہے گا کہ پہلے اس شخصیت کو قتل کرے جس نے اسے مارنے کی کوشش کی، لیکن وہ اس میں عاجز ہو جائے گا، یعنی اس کی طاقت بھی محدود اور بے اثر ہوگی۔

پس اس کے ساتھ ایسی واضح دلیلیں اور نشانیاں بھی ہوں گی جو اس کے جھوٹ کو ظاہر کر دیں گی، اور یہ بات کھول کر بیان کر دیں گی کہ جو کچھ اس کے پاس ہوگا وہ اس کی سچائی کی کوئی دلیل یا نشانی نہیں ہوگا، یہ سب کچھ انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات کے برعکس ہوگا، کیونکہ ان معجزات کی نظیر لانا کسی انسان یا جنّ کے بس کی بات نہیں، اور نہ ہی کوئی انہیں باطل یا بے اثر کر سکتا ہے؛ جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے لاٹھی کا اژدہا بن جانا، اور صالح علیہ السلام کے لیے زمین سے اونٹنی کا برآمد ہونا، مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں مُردوں کا زندہ کیا جانا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چاند کا شق ہو جانا، قرآنِ مجید کا نازل کیا جانا، اور اس کے علاوہ دیگر معجزات کا ظاہر ہونا، کیونکہ جب مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نشانی کا مطالبہ کیا اور خاص طور پر چاند کے شق ہونے کی تجویز پیش کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ منظر دکھا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس واقعے کا ذکر قرآنِ مجید میں بھی فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ - وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ - وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ - وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ - حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ - فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُو الدَّاعِي إِلَى شَيْءٍ نُكُرٍ - خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ} [القمر: 1 - 7] ۔

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھ لیں تو اس سے منہ موڑ لیں اور کہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا جادو ہے۔ اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی، اور ہر بات کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ اور ان کے پاس وہ خبریں آچکی ہیں جن میں کافی تنبیہ ہے۔ اور پوری دانائی بھی ہے پر ان کو ڈرانے والوں سے فائدہ نہیں پہنچا۔ پس ان سے منہ موڑ لے، جس دن پکارنے والا ایک نا پسند چیز کے لیے پکارے گا۔ اپنی آنکھیں نیچے کیے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے جیسے ٹڈیاں پھیل پڑی ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن مکذّبین کے حالات بیان فرمائے جو اس سے پہلے گزر چکے تھے؛ چنانچہ قومِ نوح، قومِ ہود، قومِ صالح اور قومِ لوط کا ذکر فرمایا، اور اس کے بعد فرعون کا تذکرہ کیا، یہ وہ سورت ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس لوگوں کے سب سے بڑے اجتماعات میں تلاوت فرمایا کرتے تھے، یہ سورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بڑے اجتماعات میں پڑھا کرتے تھے، اور وہ اجتماعات عیدین کے مواقع پر ہوتے تھے، تمام لوگ چاند کے شق ہونے کے واقعے کے بارے میں سنتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بیان فرمارہے ہیں، مشرکین نے کہا کہ یہ جادو ہے، لیکن تمام لوگ – چاہے ایمان والے ہوں، منافق ہوں یا کافر – اس بات پر متفق ہیں۔ ان میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ چاند

کا شق ہونا واقع نہیں ہوا، اور نہ ہی کسی نے اسے جھٹلایا۔ یہ معجزہ اتنا واضح اور مشاہدہ شدہ تھا کہ ہر شخص اس کی حقیقت کو تسلیم کرتا تھا، خواہ اس کے عقائد کچھ بھی ہوں۔

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدِ قربان اور عیدِ فطر کے دن کس سورۃ کی تلاوت فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں میں سورۃ ق، والقرآن المجيد [ق: 1] اور سورۃ اقتربت الساعة وانشق القمر [القمر: 1] کی تلاوت فرماتے تھے۔

یہ بات ضروری طور پر معلوم ہے، اور یہ ہر عام معمول میں ظاہر ہوتی ہے، کہ اگر چاند شق نہ ہوتا تو یقیناً لوگ، خاص طور پر ایمان والے، جلدی سے اس واقعے کو جھٹلانے لگتے، اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے دشمن—کافر اور منافق—تو اور بھی زیادہ مخالفت کرتے، اور خاص طور پر اس کی ضرورت تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے سب سے بڑے اجتماعات میں لوگوں کے سامنے پڑھتے تھے۔

یہ بات بھی بدیہی اور مسلَّم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اس امر کے حریص تھے کہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں اور لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کریں، حالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کی سیاست و تدبیر کے باب میں سب لوگوں سے زیادہ باخبر تھے، پس اگر چاند شق نہ ہوا ہوتا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعے کی خبر ہرگز نہ دیتے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعے کو تمام لوگوں کے سامنے پڑھ کر سناتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی واقعے کو بطورِ دلیل پیش کرتے تھے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعے

کو اپنی نشانی قرار دیتے تھے۔ پس جو شخص سیاست وتدبیر کے باب میں سب سے کم درجے کی خبر رکھنے والا بھی ہو، وہ بھی اس امر کا قصد نہیں کرتا کہ ایسی بات کو –جس کے متعلق تمام لوگ جانتے ہوں کہ وہ جھوٹ ہے– اپنی سب سے بڑی نشانیوں میں سے ایک بنا کر اپنی صداقت کی دلیل ٹھہرائے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لوگوں کے سامنے بڑے بڑے اجتماعات میں پڑھ کر سناتے تھے۔

اورفرمایا: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ [القمر: 1] ماضی کے صیغے کے ساتھ بیان فرمایا، اوریہ نہیں فرمایا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے، نہ یہ فرمایا کہ قیامت قائم ہو گی، بلکہ یوں فرمایا: ﴿اقْتَرَبَتِ﴾ [القمر: 1] یعنی قیامت قریب آگئی اور نزدیک ہو گئی، اور چاند پھٹ گیا [سورۂ القمر: 1]، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہے اور اس بات کی بھی نشانی ہے کہ فلک کے اجزاء جل سکتے ہیں، یعنی قیامت قائم ہو سکتی ہے، ذاتِ باری تعالیٰ سبحانہٗ نے اپنے حکم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیامت کے قریب آنے کی خبر اور چاند کے پھٹنے کی خبر کو آپس میں جوڑ دیا، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مبعوث ہونا قیامت کی نشانوں میں سے ہے، اور یہ قیامت کے قریب ہونے کی دلیل بھی ہے، جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا: "میں اور قیامت ایسے مبعوث ہوئے ہیں جیسے یہ دونوں ہیں"، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سبّابہ (انگوٹھے کے ساتھ نزدیک) اور وسطی انگلی کو جوڑ کر دکھایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا﴾ [محمد: 18] .

پھر کیا وہ اس گھڑی کا انتظار کرتے ہیں کہ ان پر ناگہان آئے، پس تحقیق اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکیں ہیں۔

قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق سے چھپا رکھا ہے، جیسا کہ یہ بات مسیح علیہ السلام کے بارے میں بھی انجیل میں ذکر کی گئی ہے، کہ جب ان سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کہ اس کا علم کسی انسان کو نہیں ہے، نہ فرشتوں کو، اور نہ بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کو، اس کا علم صرف اللہ باپ (اللہ تعالیٰ) کو ہی حاصل ہے۔ اور یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) کائنات کا رب نہیں ہے، اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کا ذکر فرمایا، جب ان سے اس بارے میں سوال کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا - قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ} [الأعراف: 187] .

قیامت کے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کا کونسا وقت ہے، کہہ دو اس کی خبر تو میرے رب ہی کے پاس ہے، وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کر دکھائے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری بات ہے۔

یعنی یہ کہ قیامت کا علم آسمانوں اور زمین کے تمام باشندوں سے مخفی رکھا گیا ہے:

{لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ} [الأعراف: 187] .

وہ تم پر محض اچانک آجائے گی، تجھ سے پوچھتے ہیں گویا کہ تو اس کی تلاش میں لگا ہوا ہے، کہہ دو اس کی خبر خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہو، اور اس کا علم محض اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔''، پس چاند کا پھٹ جانا دو باتوں کی نشانی اور دلیل تھا: یعنی: محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل کے طور پر، اور قیامت کے آنے کی حقیقت اور فلک کے پھٹنے کے امکان کی نشانی کے طور پر؛ پس جو لوگ قیامتِ عظمیٰ، یعنی تمام انسانوں کا اپنے رب العالمین کے حضور قبروں سے اٹھنا، سے انکار کرتے ہیں، اور آسمانوں کا پھٹ جانا اور ٹوٹ پھوٹ جانا اس بات کے برابر ہے، چاہے وہ قیامتِ صغریٰ کو تسلیم کریں یا نہ کریں، اور یہ کہ روحیں موت کے بعد یا تو نعمت پاتی ہیں یا عذاب میں مبتلا ہوتی ہیں، جیسا کہ یہ بات اُن فلسفیوں کا قول ہے جو خدا کے منکر ہیں، یا پھر انہوں نے سراسر آخرت کے وجود ہی کا انکار کر دیا، جیسا کہ اس حقیقت کا انکار اُن لوگوں نے کیا جو عرب کے مشرکین میں سے تھے اور اُن فلسفیوں میں سے جو فطرت پرست تھے، ان کے علاوہ کچھ لوگ آسمانوں کے پھٹنے کا انکار کرتے ہیں، اور یہ دہریہ دعویٰ کرتے ہیں کہ فلک پر انشقاق (پھٹنا) واقع ہونا ممکن ہی نہیں، جیسا کہ ارسطو اور اس کے پیروکاروں نے کہا، اور ان کا گمان یہ تھا کہ آسمان کے پھٹنے کے لیے سیدھی حرکت لازم آتی ہے، جبکہ ان کے نزدیک فلکِ محدد (سب سے بیرونی کرّہ) میں یہ حرکت ناممکن ہے، کیونکہ ان کے عقیدے کے مطابق اس کے پیچھے کوئی خلا موجود نہیں، اور اگر یہ دلیل کسی چیز پر دلالت کرتی ہے تو وہ صرف سب سے بیرونی فلک (فلکِ اطلس) کے بارے میں ہے، نہ کہ اس سے نیچے والے فلکوں کے بارے میں، پھر یہ کیسے درست ہو سکتا ہے، حالانکہ یہ سراسر باطل ہے؟ کیونکہ وہاں سیدھی حرکت کا تصور ایسا ہے گویا افلاک کو ابتداءً انہی مقامات میں رکھا گیا ہو جن میں وہ موجود ہیں—خواہ اسے خلا کہا جائے یا نہ کہا جائے—جیسا کہ یہ بات دیگر مقامات پر بھی ذکر کی گئی ہے۔

یہاں مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ قیامت کے قریب چاند پھٹ جائے گا، کیونکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ افلاک کے پھٹنے کا امکان موجود ہے، اور آسمانوں کا پھٹ جانا وہ عظیم قیامت ہے جو برپا ہوگی، یہ (واقعہ) محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانی ہے، جو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے، اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں قیامتِ کبریٰ اور قیامتِ صغریٰ دونوں کا ذکر جمع کرتا ہے، جیسا کہ سورۃ الواقعہ کے آغاز میں قیامتِ کبریٰ کا ذکر کیا گیا ہے، اور اس کے آخر میں قیامتِ صغریٰ کا ذکر ہے، یہ بات قرآن کی بہت سی سورتوں میں آئی ہے، جیسے سورۃ ق، اور اسی طرح سورۃ القیامہ، سورۃ التکاثر، سورۃ الفجر اور دیگر سورتوں میں بھی یہی انداز پایا جاتا ہے۔

احادیثِ نبویہ میں واقعۂ انشقاقِ قمر (چاند کے پھٹنے) کا ذکر بکثرت آیا ہے، اور یہ صحیحین (بخاری و مسلم) میں بھی موجود ہے، یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو حصوں میں پھٹ گیا: ایک حصہ پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا حصہ پہاڑ کے نیچے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہ رہو: اور ہم اس وقت آپ کے ساتھ منیٰ میں تھے، کفارِ قریش نے کہا: ابنِ ابی کبشہ نے تم پر جادو کر دیا ہے، تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو جادو سے پھاڑ دیا ہے، تو وہ اپنے جادو کے زور سے ساری زمین کو تو نہیں جادو کر سکتا، تو انہوں نے کہا: ان لوگوں سے پوچھو جو کسی اور شہر سے آتے ہیں، کیا انہوں نے بھی یہ منظر دیکھا ہے؟ پھر جب وہ لوگ آئے تو انہوں نے ان سے پوچھا، اور انہوں نے خبر دی کہ انہوں نے بھی یہی منظر دیکھا تھا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اہلِ مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی دکھانے کا مطالبہ کیا، تو آپ نے انہیں چاند کے دو حصوں میں پھٹنے کا منظر دکھایا، یہاں تک کہ انہوں نے دونوں حصوں کے درمیان پہاڑِ حِراء کو دیکھا، پھر یہ آیت نازل ہوئی:

{اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ} [القمر: 1] .

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھ لیں تو اس سے منہ موڑ لیں اور کہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا جادو ہے۔

یہ حدیث صحیح اور بکثرت روایت شدہ ہے، اسے ابن مسعود، انس بن مالک اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے، اور یہ (واقعہ) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی معروف ہے، ابو الفرج ابن جوزی نے کہا: صحیح احادیث میں انشقاقِ قمر کی روایت ابن عمر، ابن مسعود، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں۔

اور جب انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ قرآن تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود گھڑ لیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ} [الطور: 33] .

یا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے خود بنا لیا ہے، بلکہ وہ ایمان ہی نہیں لاتے۔ پس کوئی کلام اس جیسا لے آئیں اگر وہ سچے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دس سورتوں کے ساتھ چیلنج دیا اور فرمایا:

{أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ - فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ} [هود: 13 - 14] .

کیا کہتے ہیں کہ تو نے قرآن خود بنا لیا ہے، کہہ دو تم بھی ایسی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جس کو بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تمہارا کہنا پورا نہ کریں تو جان لو کہ قرآن اللہ کے علم سے نازل کیا گیا ہے اور یہ بھی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس کیا تم فرمانبرداری کرنے والے ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک ہی سورت کے ساتھ چیلنج دیا اور فرمایا:

{وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا} [البقرة: 23] .

اور اگر تمہیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو ایک سورت اس جیسی لے آؤ، اور اللہ کے سوا جس قدر تمہارے حمایتی ہوں بلا لو اگر تم سچے ہو۔ بھلا اگر ایسا نہ کر سکو، اور ہرگز نہ کر سکو گے۔

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

{أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ} [يونس: 38] .

کیا یہ لوگ کہتے ہیں اس نے اسے خود بنایا ہے، کہہ دو تم ایک ہی ایسی سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

پس تمام مخلوق اس بات سے عاجز ہو گئی کہ وہ اس (قرآن) کا معارضہ کر سکیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے، پھر اللہ تعالیٰ نے قیامت تک تمام مخلوق کے اس عجز کو ثابت کر دیا اپنے اس قول کے ذریعے:

{قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا} [الإسراء: 88] .

کہہ دو اگر سب آدمی اور سب جن مل کر بھی ایسا قرآن لانا چاہیں تو ایسا نہیں لا سکتے اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار کیوں نہ ہو۔

پس اسی زمانے سے یہ خبر دے دی گئی کہ اگر انسان اور جن سب مل کر جمع ہو جائیں، تو بھی وہ قرآن کی مثل لانے پر قادر نہیں ہوں گے، پس اس کے الفاظ، اس کے معانی، اس کے معارف اور اس کے علوم سب نے مل کر اسے کامل ترین معجزہ اور سب سے عظیم شان والا بنا دیا، حقیقت یہی ہے کہ نہ عرب اور نہ ہی غیر عرب، باوجود اپنی شدید دشمنی کے، باوجود اس بات کے کہ وہ ہر طریقے سے اس (قرآن) کے معاملے کو باطل کرنا چاہتے تھے، اور باوجود اس کے کہ وہ مختلف اقسام کے کلام پر قدرت رکھتے تھے، قرآن کی مثل لانے پر قادر نہ ہو سکے، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے ایسی آیات نازل فرمائیں جن میں یہ واضح کر دیا گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہی کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، ان آیات میں یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کی طرف نہیں بھیجے گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ القصص میں فرمایا:

{وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَى بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ - وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَى مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ - وَلَكِنَّا أَنْشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ - وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَكِنْ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ - وَلَوْلَا أَنْ تُصِيبَهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} [القصص: 43 - 47] .

اور ہم نے موسیٰ کو پہلی امتوں کے ہلاک کرنے کے بعد کتاب دی تھی جو لوگوں کے لیے بینائی اور ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ سمجھیں۔ اور تم غربی جانب نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا اور نہ اس واقعہ کو دیکھنے والے

تھے۔ لیکن ہم نے بہت سی نسلیں پیدا کیں پھر ان پر مدت دراز گزاری، اور تو مدین والوں میں نہیں رہتا تھا کہ انہیں ہماری آیتیں سناتا، لیکن ہم رسول بھیجتے رہے۔ اور تو طور کے کنارے پر نہ تھا جب ہم نے آواز دی لیکن تیرے رب کا یہ انعام ہے تاکہ ان لوگوں کو ڈرائے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے اپنے ہی اعمال کے سبب سے ان پر مصیبت نازل ہوجائے پھر کہتے اے ہمارے رب ! تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا تاکہ ہم تیرے حکموں کی تابعداری کرتے اور ایمان والوں میں ہوتے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ السجدہ میں فرمایا:

{أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ} [السجدة: 3] .

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے خود بنائی ہے، بلکہ یہ سچی کتاب تیرے رب کی طرف سے ہے تاکہ تو اس قوم کو ڈرائے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ راہ پر آئیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ یٰس میں فرمایا:

{يس - وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ - إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ - عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ - لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ} [يس: 1 - 6] .

ی س۔ حکمت والے قرآن کی قسم ہے۔ بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں۔ سیدھے راستے پر۔ غالب رحمت والے کا اتارا ہوا ہے۔ تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے سو وہ غافل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان تینوں آیات میں اپنی نعمت کا ذکر فرمایا جو اس نے ان لوگوں پر کی، ان پر اس کے رسول بنا کر بھیجنے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حجت قائم ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے اس کے رسول بنا کر بھیجنے میں اپنی بعض حکمتوں کا ذکر فرمایا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ صرف اسی مقصد کے لیے بھیجے گئے تھے، بلکہ اس طرح کی مثالیں عربوں اور دیگر اقوام کی زبان میں بکثرت معروف اور رائج ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ} [النحل: 8] .

اور گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے، اور وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔

یہ بات معلوم ہے کہ ان چوپایوں میں سواری کے علاوہ بھی بہت سے فوائد ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ} [غافر: 15] .

اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ ملاقات (قیامت) کے دن سے ڈرائے۔ جس دن وہ سب نکل کھڑے ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ وہ فرشتوں کو وحی کے ساتھ انبیاء پر نازل کرتا ہے، تاکہ وہ لوگوں کو قیامت کے دن سے خبردار کریں، اور یہ بات مانع نہیں کہ وہ (فرشتے) مومنوں کے لیے خوشخبری لے کر نازل ہوئے ہوں، اور شریعت کے احکام و ممانعت (امر و نہی) کے ساتھ بھی آئے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا} [الطلاق: 12] .

اللہ ہی ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے اور زمینیں بھی اتنی ہی، ان میں حکم نازل ہوا کرتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اور اللہ نے ہر چیز کو علم سے احاطہ کر رکھا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ اس نے آسمانی دنیا اور زمینی دنیا کو پیدا کیا ہے؛ تاکہ بندے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے علم کو پہچان سکیں، اس کے ساتھ ساتھ ان جہانوں کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی اور بھی کئی حکمتیں ہیں، جو بندوں کے علم و ادراک سے بالاتر ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

{جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذَلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ} [المائدة: 97] .

اللہ نے کعبہ کو جو کہ بزرگی والا گھر ہے لوگوں کے لیے قیام کا باعث کر دیا ہے اور عزت والے مہینے کو بھی اور حرم میں قربانی والے جانور کو بھی اور وہ جن کے گلے میں پٹہ ڈال کر کعبہ کو لے جائیں، یہ اس لیے ہے تاکہ تم جان لو کہ بے شک اللہ کو معلوم ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

اور یہ بات معلوم ہے کہ کعبہ کو لوگوں کے لیے قیام (یعنی دین و دنیا کا سہارا) بنانے میں، اور قربانی کے جانوروں اور نشانی کے ہاروں میں، اللہ تعالیٰ کی اور بھی کئی حکمتیں اور فوائد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى} [النجم: 31] .

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تاکہ برا کرنے والوں کو ان کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نیک بدلہ دے۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ اللہ کی سلطنت میں جزا و سزا کے علاوہ بھی بہت سی حکمتیں ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

{وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ} [الجاثية: 22] .

اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو جیسے چاہیے بنایا ہے اور تاکہ ہر نفس کو اس کا بدلہ دیا جائے جو اس نے کمایا ہے اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ} ہم نے تیری طرف وحی بھیجی جیسے ہم نے وحی بھیجی نوح پر [النساء: 163] .یہاں تک کہ اس کے فرمان تک: {رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ} (ہم نے بھیجے) پیغمبر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تاکہ ان لوگوں کا اللہ پر پیغمبروں کے بعد الزام نہ رہے [النساء: 165] .

اور یہ بات بھی معلوم و مسلَّم ہے کہ رسولوں کو بھیجنے میں اُن لوگوں کی سعادت مضمر ہے جو اُن رسولوں پر ایمان لاتے ہیں، اور اس کے علاوہ بھی متعدد حکمتیں ہیں، محض اس بات کے علاوہ کہ مخلوق کی حجت اللہ تعالیٰ پر باقی نہ رہے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی ہے:

{كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ} [الحج: 37] .

اسی طرح انہیں تمہارے تابع کر دیا تاکہ تم اللہ کی بزرگی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی۔

یہ بات معلوم ہے کہ اُن چیزوں کو مسخر کرنے میں تکبیر کے علاوہ بھی بہت سی حکمتیں اور فائدے ہیں۔ اور اس کا یہ فرمان:

{وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ} [البقرة: 185] .

اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

{وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ} [إبراهيم: 32] .

اور کشتیاں تمہارے تابع کر دیں تاکہ دریا میں اس کے حکم سے چلتی رہیں، اور نہریں تمہارے تابع کر دیں۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے تابع کر دیا جو ہمیشہ چلنے والے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن کو تابع کیا۔ اور جو چیز تم نے اس سے مانگی اس نے تمہیں دی، اور اگر اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے، بے شک انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے سورج اور چاند کی تخلیق میں، اور رات اور دن کے پیدا کرنے میں، بنی آدم کے فائدے کے علاوہ بھی حکمتیں ہیں۔ اور اسی طرح اس کا یہ فرمان:

{هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ} [يونس: 67] .

وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو۔

اس کا یہ فرمان ہے:

{وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا} [الفرقان: 62] .

اور وہی ہے جس نے رات اور دن یکے بعد دیگرے آنے والے بنائے، یہ اس کے لیے ہے جو سمجھنا چاہے یا شکر کرنا چاہے۔

اوراس میں دیگر حکمتیں بھی ہیں۔

فرمایا:

{وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ} [البقرة: 213] .

اور ان کے ساتھ سچی کتاب نازل کی تاکہ لوگوں میں اس بات میں فیصلہ کرے جس میں اختلاف کرتے تھے۔

کتاب نازل کرنے میں، اُس شخص کی ہدایت جو اس کے ذریعے ہدایت پائے، اُس کا نصیحت حاصل کرنا، اور اس کے علاوہ بھی ایسے مقاصد ہیں جو لوگوں کے درمیان اُن امور میں فیصلہ کرنے کے علاوہ ہیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ - لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ} [النحل: 38 - 39] .

اور اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اللہ نہیں اٹھائے گا اس شخص کو جو مر جائے گا، ہاں اس نے اپنے ذمہ پکا وعدہ کر لیا ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ تاکہ ان پر ظاہر کر دے وہ بات جس میں یہ جھگڑتے ہیں اور تاکہ کافر معلوم کر لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔

یہ بات معلوم ہے کہ قیامت کے دن مخلوق کو دوبارہ اٹھانے میں بھی ایسے مقاصد ہیں جو ان لوگوں کے علم میں اختلاف کی محض وضاحت کرنے کے علاوہ ہیں، اور اس بات کو واضح کرنے والی باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اُس آیت میں —جس سے اُنہوں نے استدلال کیا— فرمایا:

{لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ} [يس: 6] .

تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے۔

یہ بات معلوم ہے کہ رسول محض ڈرانے کے لیے مبعوث نہیں کیے گئے تھے، بلکہ اس لیے بھی کہ جو اُن پر ایمان لائے، اُسے خوش خبری دیں، اور اس لیے کہ وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دینے، ناپاک چیزوں کو حرام ٹھہرانے، اور اس کے علاوہ بھی رسولوں کے دیگر مقاصد کے لیے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ} [النساء: 165] .

(ہم نے بھیجے) پیغمبر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے۔

اس کا فرمان ہے:

اس کافرمان ہے:{وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ} [الأنعام: 48] . اور ہم پیغبروں کو صرف اس لیے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈرائیں۔ یہ بات اس حقیقت کے منافی نہیں کہ کسی دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو صرف ''ڈرانے والا'' ہی قرار دیا ہو؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجَا - قَيِّمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا - مَاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا - وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا - مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا} [الكهف: 1 - 5] .

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے اپنے بندہ پر کتاب اتاری اور اس میں ذرا بھی کجی نہیں رکھی۔ ٹھیک اتاری تاکہ اس سخت عذاب سے ڈرائے جو اس کے ہاں ہے اور ایمان داروں کو خوشخبری دے جو اچھے کام کرتے ہیں کہ ان کے لیے اچھا بدلہ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور انہیں بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ان کے باپ دادا کے پاس تھی، کیسی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے، وہ لوگ بالکل جھوٹ کہتے ہیں۔

مسلمانوں نے ایک دفعہ عید کی نماز پڑھی جب نصاریٰ کے محاصرے کی حالت تھی، تو ان کا خطیب کھڑا ہوا اور اس آیت کی تلاوت کی، اور جب اس نے یہ فرمایا:

{وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ} [الإسراء: 9] .

اور ایمان والوں کو جو نیک کام کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا ثواب ہے۔ اس نے اس کے ذریعے ایمان کے لشکر کی طرف اشارہ کیا۔

اور جب اُس نے یہ قول پڑھا:

{وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا} [الكهف: 4].

اور انہیں بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ اُس نے صلیبوں کے لشکر کی طرف اشارہ کیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ} [الحديد: 25] .

البتہ ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں دے کر بھیجا اور ان کے ہمراہ ہم نے کتاب اور ترازوئے (عدل) بھی بھیجی تاکہ لوگ انصاف کو قائم رکھیں۔

اور کتاب اور میزان (عدل و انصاف کے ترازو) کو نازل کرنے میں بھی بشارت، انذار اور دیگر حکمتیں شامل ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا} [الكهف: 12] .

پھر ہم نے انہیں اٹھایا تاکہ معلوم کریں کہ دونوں جماعتوں میں سے کس نے یاد رکھی ہے جتنی مدت وہ رہے۔

ان کی بعثت میں بھی دیگر حکمتیں ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے ظاہر ہوتا ہے:

{وَكَذَلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا} [الكهف: 21] .

اور اسی طرح ہم نے ان کی خبر ظاہر کردی تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں۔

یہ بات معلوم ہے کہ اس میں انسانوں کی ہدایت کے علاوہ بھی دیگر مقاصد شامل ہیں، ان لوگوں پر حجت قائم کرنے کے علاوہ جو ان تک پہنچ چکی، اور دیگر مقاصد کے لیے بھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ} [ص: 29] .

ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی بڑی برکت والی تاکہ وہ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقلمند نصیحت حاصل کریں۔

اس میں بھی دیگر حکمتیں ہیں، جیسے کہ لوگوں پر حجت قائم کرنے اور جو لوگ اس کے ذریعے گمراہ ہوئے، اُن کی گمراہی کی نشاندہی کرنے کے لیے۔ اور اس کے مانند اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

{هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ} [إبراهيم: 52] .

یہ قرآن لوگوں کے لیے اعلان ہے اور تاکہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو ڈرایا جائے اور تاکہ وہ معلوم کرلیں کہ وہی ایک معبود ہے اور تاکہ عقلمند نصیحت حاصل کریں۔

یہ بات معلوم ہے کہ اس میں بشارت، حکم و نہی اور دیگر امور کے علاوہ بھی متعدد مقاصد شامل ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ - لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ} [الحديد: 28 - 29] .

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایسا نورعطا کرے گا تم اس کے ذریعہ سے چلو اور تمہیں معاف کر دے گا، اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔ تاکہ اہلِ کتاب یہ نہ سمجھیں کہ (مسلمان) اللہ کے فضل میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے، اور یہ کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے دے، اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

یہ بات معلوم ہے کہ مومنین کی جزا میں بھی ایسے مقاصد ہیں جو اہلِ کتاب اور جو کچھ ان کے پاس ہے، اس کے علم کے علاوہ ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا} [الأنعام: 92] .

اور یہ کتاب جسے ہم نے اتارا ہے برکت والی ہے ان (کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے تھیں اور تاکہ تو ڈرائے مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو۔

یہ بات معلوم ہے کہ اس میں دیگر حکمتیں بھی شامل ہیں، جیسا کہ ایمان لانے والوں کو خوش خبری دینا، حکم و نہی کرنا، اور عرب کے ان لوگوں کو ڈرانا جو ایمان نہ لائیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ - لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ} [يس: 69 - 70] .

یہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔ تاکہ جو زندہ ہے اسے ڈرائے اور کافروں پر الزام ثابت ہو جائے۔

اور یہ بات معلوم ہے کہ اس میں انذار کے علاوہ بھی ایک اور حکمت موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً وَهَذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَى لِلْمُحْسِنِينَ}[الأحقاف: 12].

اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہے جو رہنما اور رحمت تھی، اور یہ کتاب ہے جو اسے سچا کرتی ہے عربی زبان میں ظالموں کو ڈرانے کے لیے، اور نیکوں کو خوشخبری دینے کے لیے۔

اور یہ بات معلوم ہے کہ اس میں تمام مخلوق کو ڈرانے، لوگوں کو نیکی کا حکم دینے، اور برائی سے روکنے کے علاوہ بھی ایک اور حکمت موجود ہے۔ مومنین کو خوش خبری دینے کے لیے بھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا - لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ} [الأحزاب: 7 - 8] .

اور جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور آپ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے بھی، اور ان سے ہم نے پکا عہد لیا تھا۔ تاکہ سچوں سے ان کے سچ کا حال دریافت کرے۔

یہ بات معلوم ہے کہ عہد لینے میں بھی دیگر حکمتیں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا - لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا} [الفتح: 1 - 2] .

بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی۔ تاکہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے اور اپنی نعمت آپ پر تمام کردے اور تاکہ آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

{سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى} [الإسراء: 1] .

وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

{لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا} [الإسراء: 1] .

تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: {وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ} [الإسراء: 12] . اور ہم نے رات اور دن کے دو نمونے بنا دیے۔ اُس کے قول کی طرف: {لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ} [الإسراء: 12] . تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرلو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

{هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ} [يونس: 5] .

وہی ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو منور فرمایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو۔

اور اس سب میں دیگر حکمتیں بھی شامل ہیں، اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

{فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا} [القصص: 8] .

پھر اسے فرعون کے گھر والوں نے اٹھا لیا تاکہ بالآخر وہ ان کا دشمن اور غم کا باعث بنے۔

اگرچہ یہ نتائج (لام العاقبة) ہیں، مگر اصل نتیجہ صرف انہی تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ احسان کرنے، اُن کی تربیت دینے، اور اس کے علاوہ بھی دیگر حکمتیں شامل ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان کی مانند:

{وَكَذَلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ} [الأنعام: 137] .

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے خیال میں ان کے شریکوں نے اپنی اولاد کے قتل کرنے کو خوشنما بنا دیا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں مبتلا کر دیں اور ان پر ان کے دین کو مشتبہ بنا دیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ} [التوبة: 33] .

اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے۔

ان کی بعثت میں بھی دیگر حکمتیں ہیں، اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

{إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ} [النساء: 105] .

بے شک ہم نے تیری طرف سچی کتاب اتاری ہے تاکہ تو لوگوں میں انصاف کرے جیسا کہ تمہیں اللہ نے بتایا ہے۔

{هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا} [مريم: 21] .

وہ مجھ پر آسان ہے، اور تاکہ ہم اسے لوگوں کے لیے نشانی اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں، اور یہ بات طے ہو چکی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ} [الجاثية: 12] .

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو تابع کر دیا تاکہ اس میں اس کے حکم سے جہاز چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر کرو۔

اس میں دیگر حکمتیں بھی شامل ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا:

{وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا} [النحل: 14] .

اور وہ وہی ہے جس نے دریا کو کام میں لگا دیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اسی سے زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو۔

اور فرمایا:

{وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ} [فاطر: 12] .

اور دو سمندر برابر نہیں ہوتے یہ ایک میٹھا پیاس بجھانے والا ہے کہ اس کا پینا خوشگوار ہے اور یہ دوسرا کھاری کڑوا ہے، اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جو تم پہنتے ہو، اور تو جہازوں کو دیکھتا ہے کہ اس میں پانی کو پھاڑتے جاتے ہیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ اس کا شکر کرو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ} [الأنعام: 112] . اللہ تعالیٰ کے فرمان کی طرف، جو ہے: {وَلِتَصْغَى إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ} [الأنعام: 113] . اور تاکہ ان طمع کی ہوئی باتوں کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہوں جنہیں آخرت پر یقین نہیں اور تاکہ وہ لوگ ان باتوں کو پسند کریں اور تاکہ وہ کریں جو (برے کام) وہ کر رہے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

{وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرة: 143] .

اور اسی طرح ہم نے تمہیں برگزیدہ امت بنایا تاکہ تم اور لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔

ان کے وسط ہونے میں بھی دیگر حکمتیں موجود ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

{الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا} [الملك: 2] .

جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کس کے کام اچھے ہیں۔

ان دونوں میں بھی دیگر حکمتیں ہیں، اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

{تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا} [الفرقان: 1] .

وہ بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا تاکہ تمام جہان کے لیے ڈرانے والا ہو۔

اس میں بھی بشارت، حکم و نہی کی علاوہ دیگر حکمتیں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ} [آل عمران: 140] .

اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے بعضوں کو شہید کرے۔

اس میں دیگر حکمتیں بھی ہیں، اس جیسے امور اللہ تعالیٰ کے کلام میں بہت زیادہ ہیں، اور غیر اللہ کے کلام میں بھی، اگر کسی عمل کے لیے کسی حکمت کا ذکر کیا جائے تو اس بات کا لازمی نتیجہ یہ نہیں کہ اُس عمل میں اور کوئی حکمت نہ ہو، بلکہ اس کی ضرورت اس لیے ہے کہ اُس مخصوص حکمت کو اُس مقام پر ذکر کرنے کی تخصیص اُس کی مناسبت کی وجہ سے ہوتی ہے، اور یہ اُس کے قول میں موجود مناسبت کی مانند ہے، {لِتُنذِرَ قَوْمًا مَا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ} [يس: 6] . تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے۔

کیونکہ یہ لوگ پہلے ڈرانے والوں میں سے تھے، اور ان پر انذار سب سے زیادہ واجب تھا، پس اُن کا اس طرح ذکر کرنا ایک فائدہ رکھتا ہے، اور یہ اس لیے نہیں کہ کسی اور کے ڈرانے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ - عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ - بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ} [الشعراء: 193 - 195] .

اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔ تیرے دل پر، تاکہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو۔ صاف عربی زبان میں۔

اور یہ بات معلوم ہے کہ یہ آیت اس لیے نازل ہوئی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری دیں، نیکی کا حکم دیں، برائی سے روکیں، پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیں، اور قید و زنجیر کے بوجھ ہلکے کریں۔

Muslim World Data Processing Pakistan